سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: پندرہویں

رسالہ نمبر 1

الجبل الثانوی (۱۳۳۷ھ)
علی کلیۃ التھانوی

تھانوی کے گُردے پر دوسرا پہاڑ

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

الجبل الثانوی علٰی کلیۃ التھانوی ۱۳۳۷ھ

(تھانوی کے گُردے پر دوسرا پہاڑ)

مسئلہ ۱۰:

ماقولکم دام طولکم فی رجل یسمی اشرف علی کتب	تمھاری (اللہ تعالٰی تمھیں طویل عمر عطا فرمائے) اشرف علی نامی شخص کے بارے میں کیا رائے ہے

الیه بعض مجبیه انه رأی فی المنام انه یقرأ الکلمة الطیبة لکن یذکر فیها اسمکم(ای اسم اشرف علی)مکان محمد(صلی الله تعالٰی علیه وسلم)ثم تذکرانه اخطأ فاعاد فلم یخرج من لسانه الا "اشرف علی"رسول الله مکان محمد رسول الله (صلی الله تعالٰی علیه وسلم)هو دار ان هذا غیر صحیح لکن لاینطلق اللسان الابهذا من غیر اختیار قال فلما تکرر هذا رأیتکم تجاهی فخررت علی الارض وصحت صیاحا شدید اوخلت ان لم یبق فی باطنی قوة ثم استیقظت بیدان الغیبة عن الحس واثر عدم الطاقت کما هو،لکن لم یکن فی المنام ولافی الیقظة الاتصورکم تأملت فی الیقظة ماوقع من الغلط فی الکلمة الطیبة فاردت ان ادفع هذا الخیال عن القلب فجلست ثم اضطجعت علی الجنب الاخر لتدارك الغلط الواقع فی الکملة الشریفة اردت الصلٰوة علی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فلا اقول الا اللهم صلی علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی،مع انی الاٰن یقظان غیر وسنان ولکن خارج عن الاختیار لیس لی علی اللسان اقتدار حتی بقیت هکذا طول النهار وبکیت من الغد بالاکثار وسوی هذه وجوه کثیرة

جس کی طرف اس کے کسی چاہنے والے نے لکھا کہ اس نے خواب میں کلمہ طیبہ پڑھا لیکن حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اسم گرامی محمد کی جگہ تیرا نام (اشرف علی) پڑھا تو زبان اس کے بعد خیال آیا یہ تو غلط ہے دوبارہ کلمہ پڑھا تو زبان سے محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی جگہ "اشرف علی رسول اللہ" نکلتا ہے میں نے غور کیا یہ تو صحیح نہیں لیکن زبان سے بے اختیار یہی نکلتا ہے جب بار بار ایسا ہوا تو میں نے تمھیں سامنے دیکھا میں زمین پر گر پڑا اور سخت چیخ وپکار کی،اور مجھے خیال آتا ہے کہ میرے اندر باطنی قوت ختم ہو گئی ہے پھر میں جاگا مگر حس کا غائب ہونا اور ناطاقتی پہلے کی طرح ہی تھی مگر نیند اور بیداری میں صرف تمھارا ہی تصور تھا،بیداری کی حالت میں میں نے غور کیا کہ کلمہ طیبہ غلطی ہو گئی تو میں نے اس خیال کو دل سے نکالنے کی کوشش کی میں بیٹھ گیا پھر میں دوسری کروٹ لیٹ گیا،کلمہ طیبہ میں واقع غلطی کے تدارک کے لئے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں ____"اللھم صلی علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی" حالانکہ میں اب بیداری میں تھا نہ کہ حالت غفلت میں ونیند میں،لیکن یہ معاملہ بے اختیاری میں تھا،زبان پر میرا کنٹرول ختم ہو چکا تھا حتی کہ یہی عمل سارا دن رہا،دوسرے روز بہت رویا ہوں۔ ان وجوہ کے علاوہ دیگر کئی وجوہ نے بھی مجھے آپ

اوجیت لی محبتکم (اھ ما کتب الرجل) فکتبت الیه اشر علی ان فی ھذہ الواقعة تسلیةً لکم ان الذی ترجعون الیه ھو متبع السنة اھ. وقد طبع ھذا کله واشاعه اشرف علی نفسه فی جریدة شھریة تسمی الامداد مبتھجابه علی رؤس الاشھاد بل داعیا مریدیه الٰی مثله من الغالات فی تعظیمه وایثار فضله فان ھذا ھو مقصد الجریدة یحسبوھا فی ارشادھم رشدیة فما حکم الشریعة الغراء فیھما واشرف علی ھذا ھوالذی کتب فی رسیلة له لاتزید علی ثلاث وریقات فی ابطال نسبة علم الغیب الی محمد صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم انه ان ارید به کل العلوم بحیث لایشذ منھا شیئ فبطلانه ظاھر عقلا ونقلا وان ارید البعض فای خصوصیة فیه له فان مثل ھذا حاصل لزید وعمر وبل لکل صبی و مجنون بل لکل بھیمة وحیوان وقد حکم علیه بقوله ھذا اکابر علماء الحرمین المکرمین انه کفر وارتد ومن شك فی کفرہ فقد کفر [1] کما ھوا مفصل فی حسام الحرمین افیدونا اجزل اللّٰه تعالٰی ثوابکم اٰمین!	کی محبت عطا کی ہے کہاں تک عرض کرو، اس شخص کا مکتوب ختم ہوا، اشر فعلی نے اسکے جواب میں لکھا اس واقعہ میں تمھارے لئے اس بات کی تسلی ہے کہ جس کی طرف تم رجوع کررہے ہو وہ سنت کا متبع ہے اھ اور یہ تمام واقعہ اشرف علی نے خود اپنے ماہنامہ رسالہ الامداد میں اعلانیہ شائع کیا خوشیاں مناتے ہوئے بلکہ مریدین کو اپنی تعلیم اور بزرگی کی ترجیح میں غلو کی طرف بلاتے ہوئے، اس لئے کہ رسالہ کا مقصود ہی یہ ہے کہ مریدین سے انہی کی ہدایت میں راہ راست پر جائیں تو شریعت مبارکہ کا ان دونوں اشخاص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور یہ وہی اشرف علی ہے جس نے اپنے ایک رسالہ (جو تین چھوٹے چھوٹے اوراق پر مشتمل ہے) میں نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف علم غیب کی نسبت کو باطل قرار دیتے ہوئے کہا ہے اگر اس علم غیب سے مراد اس طرح کے تمام علوم ہیں کہ اس سے کوئی شیئ خارج نہیں تو اس کا باطل ہونا عقلاً ونقلاً باطل ہے۔ اور اگر مراد بعض علوم غیبیہ ہیں تو اس میں آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی کیا خصوصیت ہے کیونکہ یہ تو زید، عمرو بلکہ ہر بچے، پاگل بلکہ ہر چوپائے اور حیوان کو حاصل ہے۔ اس کی اس عبارت پر علماء حرمین شریفین نے یہ حکم جاری کیا کہ یہ شخص کافر مرتد ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ جیسا کہ حسام الحرمین میں تفصیلاً موجود ہے ہمیں اس کے جواب میں سے مطلع فرمائیں اللہ تعالٰی آپ کو اجر جزیل عطا فرمائیں، آمین!

[1] حسام الحرمین المقدمہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ص ۱۳

الجواب:

اللھم لك الحمد صلی علی نبیك نبی الحمد وآلہ وصحبہ العمد، رب انی اعوذبك من ھمزات الشیطین واعو ذبك رب ان یحضرون، ائمۃ الدین لم یقبلوا زلل اللسان فی الکفر والالاجتراء کل خبیث القلب ان یجاھر بسب اللہ وسب رسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ویقول زلت لسانی قال الامام القاضی عیاض فی الشقاء الشریف"لایعذر احد فی الکفر بدعوی زلل اللسان [2]"اھ،وفیہ ایضاً"عن ابی محمد بن ابی زید لایعذر احدبد عوی زلل اللسان فی مثل ھذا[3] اھ"وفیہ ایضاً"افتی ابوالحسن القابسی فیمن شتم النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی سکرہ یقتل لانہ یظن بہ انہ یعتقد ھذا ویفعلہ فی صحوہ [4]"اھ ثم الزلل ان کان انمایکون بحرف اوحرفین	اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے۔اپنے نبی محمد پر،ان کی آل واصحاب جودین کی ستون ہیں پر رحمتوں کا نزول فرما،اے میرے رب! میں شیطان کے حملوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں تیری پناہ لیتاہوں اس سے کہ مجھ پر وہ حملہ آور ہو۔ائمہ دین کسی کفو میں زبان کا پھسل جانا قبول نہیں کرتے،ورنہ یہ ہوتا کہ جو خبیث القلب ہو وہ اعلانیہ اللہ تعالٰی اوراس کے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب وشتم کرکے کہہ دے میری زبان پھسل گئی،امام قاضی عیاض شفاء شریف میں فرماتے ہیں کسی آدمی کے کفرکے ارتکاب پر اس کا یہ عذر مقبول نہ ہوگاکہ میری زبان پھسل گئی اھ،اس میں یہ بھی ہے امام ابو محمد بن ابی زید نے فرمایا ایسی صورت میں کسی کا یہ عذر قبول نہیں کہ زبان قابوں میں نہ رہی اھ،اس میں یہ بھی ہے امام ابوالحسن القابسی نے اس شخص کے قتل کا فتوٰی جاری فرمایا جس نے نشہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سب وشتم کیا،کیونکہ اس سے متعلق خیال یہی ہے کہ وہ یہ اعتقاد رکھتاہے اور وہ حالت ہوش میں بھی ایسا کہا کرتا ہے اھ،پھر زبان کا پھسلنا ہو توایک یادو حرفوں میں ہو،یہ

[2] شفا بتعریف حقوق المصطفی فصل قال القاضی تقدم لکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ترکی ۲/ ۲۲۳
[3] شفا بتعریف حقوق المصطفی فصل قال القاضی تقدم لکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ترکی ۲/ ۲۲۳
[4] شفا بتعریف حقوق المصطفی فصل قال القاضی تقدم لکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ ترکی ۲/ ۲۲۳

لا ان تزل اللسان طول النهار وھذا غیر مقبول ومعقول،قال فی جامع الفصولین الفصل لثامن والثلثین "ابتلی بمصیبات متنوعة فقال اخذت مالی وولدی واخذت کذا وکذا فماذا تفعل ایضا وماذا بقی لم تفعله وما اشبهه من الالفاظ کفر کذا حکی عن عبدالکریم فقیل له ارأیت لوان المریض قاله وجری علی لسانه بلا قصد شدة مرضه،قال الحرف الواحد یجری ونحوه قدیجری علی اللسان بلاقصد اشاره الی انه یحکم بکفره ولایصدق "[5]اھ فاذا لم یصدق فی نصف سطر کیف یصدق فیما کرره مناما ویقظة طول النهار بل ھو قطعا مسرف کذاب الم تر ان اللہ تعالٰی جعل الجسد تحت ارادة القلب قال نبینا الحق المبین صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم "الا ان فی الجسد مضغة اذاصلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وھی	تو نہیں ہوگا کہ سارا دن زبان کنٹرول میں نہ رہے،ایسا ہونا غیر مقبول وغیر معقول ہے،جامع الفصولین کی اڑتیسویں فصل میں ہے ایک شخص مختلف مصائب میں مبتلا ہوا اور وہ کہتا ہے(اے اللہ!) تو نے میرا مال، میری اولاد اور یہ یہ چھین لیا اس کے بعد اور کیا کرے گا،اور باقی رہ ہی کیا گیا جو تو نے نہیں کیا،اور اس کی مثال دیگر الفاظ کہے تو یہ کفر ہے۔اسی طرح شیخ عبدالکریم سے منقول ہے کہ ان سے سوال ہوا کہ ایک مریض کی زبان سے شدت مرض کی وجہ سے بلاقصد ایسا کوئی کلمہ جاری ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے؟فرمایا ایسا اگر کوئی حرف بھی جاری ہوجائے خواہ بلاقصد ہو تو اس پر کفر کا حکم ہی جاری کیا جائے گا اور زبان بہکنے کا عذر سچا نہ سمجھا جائے گا اھ جب نصف سطر میں اس کی بات نہیں مانی جائے گی تو وہاں کیسے تصدیق جائز ہوگی جب جواب میں اور سارا دن بیداری میں ایسا بکتا رہا بلکہ یہ شخص تو یقینا ظالم،زیاتی کرنے والا اور کذاب وجھوٹا ہے،کیا تمھارے علم میں نہیں اللہ تعالٰی نے جسم کو ارادہ بدل کے تابع بنا رکھا ہے حق واضح فرمانے والے ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: سنو جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست رہے تو تمام جسں درست رہتا ہے اگر وہ بگڑ جائے تو تمام

[5] جامع الفصولین فصل ۳۸ فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ کراچی ۲/ ۳۱۰

القلب [6]"فمافسد قوله ولسانه والا وقد فسد قبله قلبه وجنانه وهذا يدعى ان لسانه فى فيه حيوان مستقل بارادته غيرتابع للقلب كفرس جموح شديدة الجموح تحت راكب ضعيف قوى الضعف يريد اليمين والفرس لاتنعطف الاللشمال حتى كلما اراد ردهاللیمین لم تاخذ الا ذات الشمال حتى تنازع القلب واللسان طول النهار فلم يك الغلبة الاللسان هذا غير معقول ولا مسموع فلا شك انه محكوم عليه بالكفر حكماغير مدفوع وهل سمعتم باحد يدعى الاسلام ويقول طول النهار فلان رسول الله مكان محمد رسول الله اويقول لابيه ياكلب ابن الكلب ياخنزيرا بن الخنزير ويكرره من الصباح الى المساء ثم يقول انما كنت اقول يا ابت يا سيدى فينازعنى اللسان ويذهب من الاب السيد الى الكلب والخنزير حاش لله ماكان هذا ولايكون ولن يقبله احد الا مجنون هذا حكم ذلك القائل	جسم بگڑ جاتا ہے سن لو وہ دل ہے۔زبان کا قول اس وقت ہی فاسد ہوگا جب اس سے پہلے دل فاسد ہوگا،مذکور شخص کا دعوی یہ ہے کہ اس کے منہ میں زبان ایسا حیوان ہے جو اپنے ارادہ میں مستقل ہے دل کے تابع نہیں جیسے کوئی سخت سرکش گھوڑا نہایت ہی کمزور سوار کے تحت ہو وہ اس گھوڑے کو دائیں طرف لے جانا چاہے مگر وہ بے پروا ہو کر بائیں طرف چل پڑے جب بھی اسے وہ دائیں جانب لانے کی کوشش کرے وہ بائیں ہی کو جائے۔حتی کہ سارا دن دل اور زبان میں جھگڑا رہا اور زبان کو غلبہ حاصل ہوگیا یہ بات و دعوی نہایت غیر معقول ہے اور ہرگز قابل سماعت و توجہ نہیں،اس پر بلاشبہ کفر کا ایسا حکم ہی صادر ہوگا جو ٹل نہیں سکتا کیا تم نے کبھی یہ سنا کوئی شخص اسلام کا دعوی کرتا ہے اور سارا دن محمد رسول اللہ کی بجائے فلاں رسول اللہ کہتا رہے یا اپنے والد کو اے کتے،کتے کے بیٹے یا خنزیر بن خنزیر کہتا رہے اور صبح تا شام اسکی زبان پر یہی جاری رہے پھر کہے میں تو یہ کہنا چاہتا تھا اے میرے ابا جان،اے میرے سرادر،مجھ سے میری زبان جھگڑ پڑی اور اس نے اب اور سردار کی جگہ کلب اور خنزیر کہہ دیا،اللہ کی قسم یہ بات ہی غلط ہے،ایسی بات کو دیوانے کے علاوہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔یہ تو اس قائل کا

[6] صحیح البخاری کتاب الایمان باب فضل من استبرائہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۳

اما ما کتب الیہ اشرفعلی فی الجواب، فاستحسان منہ لذلك الکفر واستحسان الکفر کفر بلا ارتیاب وما ھوا الالمارأی فیہ من تعظیم نفسہ ووصفہ بانہ رسول اللہ ذی القوۃ والصلوۃ علیہ استقلالا بدل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ومدحہ بالنبوۃ فابتھج واجاز کل ذلك وجعلہ تسلیۃ لذلك الھالك ارأیت لوسبہ وامہ اواباہ احد طول النھار ثم قال انما کنت ارید مدحك فلم یطع اللسان فی الخطاب وبقیت تسبك واباك وامك من الصباح حتی توارت بالحجاب ھل کان اشرف علی او احد من اراذل الناس ولو خصافا او زبالا، اواراذل منھم یقبل ھذہ المعاذیر، ویقول لہ ان فی ھذہ تسلیۃ لکم ان الذی تحبونہ وتسبونہ انہ لمن ضئضئ الخنازیر کلابل یحرق غیظا ویموت غنظا اویفعل بہ ماقدر علیہ حتی القتل ان وجد سبیلا الیہ فالتسلیۃ ھٰھنا لیس الا الاستخفافہ بمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و بمرتبۃ النبوۃ والرسالۃ	حکم ہے۔ رہا معاملہ اشرفعلی کا جو اس نے جواب میں لکھا تو اس میں اس کے کفر کی تعریف کی ہے اور بلاشبہہ کفر کو اچھا کہنا اور سمجھنا بھی کفر ہوتا ہے کیونکہ مجیب نے اس میں اپنی ذات کی تعظیم و وصف کو سمجھا ہے کہ وہ اللہ کا رسول صاحب قوت ہے اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بجائے ان پر درود وسلام اور نبوت کے ساتھ مدح کی گئی ہے وہ اس پر خوش ہوا ہے اور ہر یاک کو اس نے اس کی اجازت دی ہے اور اس تباہ و برباد ہونے والے کے لئے اسے تسلی قرار دیا، تم ہی بتاؤ اگر اس تھانوی کو یا اس کی ماں کو یا اس کے والد کو سارا دن گالی دیتا اور پھر کہتا میں تو تمھاری مدح وتعریف کرنا چاہ رہا تھا لیکن زبان نہ مانی وہ صبح سے تجھے، تیرے والد اور تیری ماں کو گالی دیتی رہی تھی حتی کہ شام ہوگئی، کیا اشرف علی یا کوئی سب سے کمینہ اگرچہ وہ موچی، ماشکی یا کوئی اور گھٹیا آدمی ہو ان عذروں کو قبول کرلے گا اور اسے کہے گا تمھارے لئے اس میں تسلی ہے کہ جس سے محبت کرتے ہو اور تم اسے گالی دیتے ہو وہ اصل خنزیر ہے وہ ہرگز نہیں قبول کرے گا بلکہ وہ غیظ میں جل جائے گا غیرت سے مرجائے گا وہ کچھ کر گزرے گا جو اس کے بس میں ہو حتی کہ اگر اسے طاقت ہو تو وہ اسے قتل کردے گا تو یہاں تسلی دینا فقط رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی توہین اور مرتبہ نبوت ورسالت

وختم النبوة الاعظم واستحسان نسبتها الى نفسه الامارة بالسوء كثيرا "لَقَدِ اسۡتَكۡبَرُوۡا فِيۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ وَعَتَوۡ عُتُوًّا كَبِيۡرًا ﴿۲۱﴾ "[7] فلا ريب ان اشرف على ومريده المذكور كلاهما كافر بالرب الغيور غرتهما الامانى وغرهما بالله الغرور، بل اشرف على اشد كفرا واعظم وزرا فان المريد زعم ان ما يقول غلط صريح وباطل قبيح، وهذا لم يقبح القول ولاوبخ قائله بل استحسنه وجعله تسلية له ولكن لاغروفان من سب رسول الله محمدا صلى الله تعالٰى عليه وسلم بتلك السبة الفاحشة الماثورة فى السوال عنه المحكوم عليه لاجلها بالكفر والارتداد من اسيادنا علماء الحرمين الكريمين فبأى كفر يتعجب منه واذاكان عنده مثل علم محمد صلى الله تعالٰى عليه وسلم بالغيب حاصل لكل صبى ومجنون وبهيمة، ولاشك انه اعلم عنه من هٰؤلاء الاخساء الذميمة فكان بزعمه اعلم واكرم من محمد

اور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بے ادبی اور تحقیر پر ہے اور اپنے نفس امارہ جو بکثرت اسے برائی کا حکم دیتا ہے کی طرف نبوت ورسالت کی نسبت کرنے کو پسند کیا____ بیشک ان لوگوں نے تکبّر کیا اور اللہ کے بہت بڑے باغی قرار پائے، بلاشبہہ اشرف علی اور اس کا مذکور مرید دونوں رب غیور کے ساتھ کفر کرنیوالے ہیں انھیں ان کی خواہاشات نے فریب دیا اور شیطان ان کی خواہشات نے فریب دیا اور شیطان دھوکہ باز نے انھیں اللہ سے دھوکے میں ڈالا، بلکہ اشرفعلی کفر اور جھوٹ کے اعتبار سے اشد واعظم ہے کیونکہ مرید نے خیال کیا جو کچھ وہ کہہ رہا ہے وہ واضح طور پر غلط اور نہایت ہی قبیح وبدتر ہے لیکن یہ اشرفعلی نہ تو اس قول کو برا کہہ رہا ہے اور نہ اس کے قائل کو جھڑک رہا ہے بلکہ اسے اچھا جان رہا ہے اور اس کو اس کے لئے تسلی قرار دے رہا ہے مگر اس پر کچھ تعجب نہیں جس نے واضح طور پر نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ وہ سب وشتم کیا ہے جس کا تذکرہ سوال میں ہے جس پر علماء حرمین کریمین نے اسے کافر اور مرتد قرار دیا تو اس سے کس کفر کا تعجب کیا جائے جبکہ اس کے نزدیک تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرح علم غیب ہر بچے، مجنون اور چارپائے کو حاصل ہے حالانکہ بلاشبہ اس کا اپنا علم ان برے خسیسوں سے زیادہ ہوا، تو گویا اس کا گمان یہ ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

[7] القرآن الکریم ۲۱/۲۵

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فحق لہ ان یدعی النبوۃ والرسالۃ لنفسہ لا لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کذلك یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ولکن واللہ ان رب محمد لبالمرصاد لمن شاقہ عذاب النار واللہ اعلم بما یوعون o وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔ واللہ تعالٰی اعلم۔	سے اعلم واکرم ہے لہٰذا اس نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بجائے اپنے لئے نبوت ورسالت کا دعوٰی حق جانا، اللہ تعالٰی ایسے متکبر سرکش لوگوں کے دلوں پر مہر لگادیتا ہے، اللہ کی قسم رب محمد بھی ان کی گھات میں ہے اور جس نے آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی مخالفت کی اس کے لئے دوزخ کا عذاب ہے، اللہ تعالٰی جانتا ہے جو یہ ذہن میں رکھتے ہیں، عنقریب جان لیں گے ظالم یہ کہاں پہنچ جانے والے ہیں۔ واللہ تعالٰی اعلم (ت)